۹۶ع
۹۲م

سلسلۂ مطبوعات شعبۂ تاریخ ادارۂ ادبیاتِ اُردو حیدرآباد دکن

تاریخِ دکن عہدِ وسطی

بہمنی سلطنت

از

عبدالمجید صدیقی

(ایم۔اے۔ال ال۔بی (عثمانیہ)

صدر شعبۂ سیاسیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ناشر: ادارۂ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن

خیریت آباد رفعت منزل

مطبوعۂ طارق برقی پریس حیدرآباد دکن

مصنف کتاب ہذا کی چند مطبوعات

۱۔ تاریخ گولکنڈہ۔

۲۔ مقدمۂ تاریخ دکن۔

۳۔ ارسطو جاہ۔

۴۔ تاریخ سیاسیات۔

ملنے کا پتہ :۔ سب رس کتاب گھر۔ رفعت منزل۔ خیرت آباد۔ حیدر آباد دکن

فہرست

دیباچہ۔ ۵

مقدمہ۔ تیرھویں صدی میں دکن کی سیاسی حالت۔ ۹

یادو خاندان، اس کا عروج و زوال۔ شجرۂ نسب ۱۱

کاکتیا خاندان۔ شجرۂ نسب۔ ۱۴

ہوئے سل خاندان۔ شجرۂ نسب۔ ۱۷

میرا دراس کے قدیم حکمراں۔ ۲۱

دکن کی مذہبی حالت۔ ۲۳

باب ۱۔ دکن اور شمال کا سیاسی تعلق۔ ورنگل، دوارسمودر، اور معبر۔ ۲۵

ملک کافور کا حملہ اور دکن کی باجگزاری ۳۸

علاء الدین خلجی کا حملہ دیوگیری۔ تغلق خاندان۔ دکن کی تسخیر۔ ۴۴

باب ۲۔ دکن کی آزادی، اس کے اسباب۔ ۴۶

سلطنت وجیانگر کی تاسیس۔ ۵۱

امیران صدہ کی بغاوت اور خود مختاری اسمٰعیل مخ کی بادشاہی۔ ۵۳

باب ۳۔ سلطنت بہمنی کی تاسیس۔ علاء الدین بہمن شاہ کی تخت نشینی، اس کی فتوحات اور سلطنت کی تشکیل ۶۲

باب ۴۔ سلطنت بہمنی کا استحکام محمد شاہ اول اور اس کی دستور سازی۔ ۷۴

مجاہد شاہ، وجیانگر کا حملہ، اس کا مارا جانا۔ ۸۴

داؤد شاہ اور اس کا قتل۔ ۸۸

باب ۵ سلطنت بہمنی کا عروج ۔ ۹۰

فیروز شاہ ، اس کی علم دوستی اور سلطنت کی ترقیاں ، وبجیا نگر سے لڑائیاں ، حضرت بندہ نوازؒ کی آمد ۔ احمد خاں سے کشمکش ۔ ۹۷

احمد شاہ ولی بہمنی ۔ وبجیا نگر سے لڑائیاں خلف حسن بصری کا عروج ۔ بیدر کا پایۂ تخت ہونا اور اس کی آرائش ۔ ۱۰۷

باب ۶ سلطنت کی توسیع اور طبقہ داری کشمکش ۔ علاء الدین ثانی کا عہد اور طبقہ واری کشمکش کا آغاز خلف حسن بصری کا خاتمہ ۔ ۱۱۴

ہمایوں شاہ اور اس کی ظلم و زبردستیاں ۔ ۱۲۵

نظام شاہ مخدومہ جہاں نرگس بانو کی سیاسی رہبری خواجہ محمود گاواں ۔ ۱۳۰

محمد شاہ لشکری خواجہ محمود گاواں کا عروج ۔ نرگس بانو کا انتقال ۔ ۱۳۴

مشرقی فتوحات ۔ کوکن کی فتوحات ۔ مشرقی تلنگانے کی فتوحات ۔ ۱۴۰

خواجہ محمود گاواں کا قتل اور اُمراء و صوبہ داروں کی سرتابی ۔ ۱۵۲

باب ۷ ۔ سلطنت کا زوال اور اس کے اسباب ۔ ۱۵۹

محمود شاہ ۔ دکھنی فریق کا عروج ۔ تُرکوں اور دکھنیوں کی جھڑپیں اور کُشت و خون ۔ ۱۶۴

نظام الملک بحری کا خاتمہ ۔ غیر دکھنیوں داہل دکن کا بادشاہ پر حملہ ۔ ۱۷۰

دکن کی طوائف الملوکی صوبہ داروں کی سرتابی ۔ صوبہ داروں کی آپس میں کشمکش ۔ ۱۷۴

بہادر گیلانی کی جنگ ۔ یوسف عادل خاں پر حملہ ۔ قاسم برید کا عروج اور محمود شاہ کی بے بسی ۔ محمود شاہ کے جانشین ۔ ۱۷۷

دیباچہ

سنہ ۱۹۳۹ء میں میں نے تاریخ گولکنڈہ لکھی تھی جو صرف مشرقی دکن کی تاریخ ہے اور ایک سال کے بعد سنہ ۱۹۴۰ء میں مقدمۂ تاریخ دکن تالیف کی ۔ یہ تاریخیں اس خیال سے لکھی گئی تھیں کہ اس بنیاد پر دکن کی پوری تاریخ مدون ہو جائے گی ۔ آخر الذکر تاریخ دکن کا سرسری خاکہ ہے ۔ اس سالے سے وسیع تاریخ لکھی جا سکتی ہے ۔ اس اثناء میں جامعہ عثمانیہ نے بھی تاریخ دکن کی ایک اسکیم بنائی تاکہ اس مضمون کی چند کتابیں بی ۔ اے اور ام ۔ اے کی معیار کی تیار ہو جائیں اور طلبہ کے کام آئیں ۔ اس اسکیم کا ایک حصہ یعنے عہدِ وسطیٰ کی تالیف میرے سپرد ہوئی تھی جو سلطنت بہمنی اور دکن کی پانچ سلطنتوں پر حاوی ہو ۔ پہلے تو یہ میری دیرینہ آرزو تھی اور اس پر جامعہ کی فرمائش ہوئی تو میں نے یہ کام جلد شروع کر دیا ۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے بہت افسوس ہوتا ہے کہ اس کام میں بہت دیر لگ گئی ۔ جہاں سال دو سال میں یہ کام ختم ہو جاتا وہاں کئی سال لگ گئے ۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ دوسری مصروفیتوں کے ساتھ مجھے سیاسیات کے موضوع پر کچھ لکھنا پڑا کیونکہ جامعہ میں تاریخ کے ساتھ سیاسیات کا مضمون بھی میرے سپرد ہے ، اور چونکہ فکر سیاسی پر اردو میں کوئی کتاب نہ تھی اس لیے طلبہ کی آسانی کے لیے میں نے سنہ ۱۹۴۴ء میں ایک تاریخ سیاسیات شائع کر دی ۔ اس وجہ سے